AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

مسائل شرکت کا حل امام احمدرضا کے اقوال کی روشنی میں:

*حافظ محمد خضر حیات

** محمد بلال

***محمد سہیل

Abstract:

Islamic fiqh based on mutual partnership. In which few This Article is described titually according to Islami people own mutual businessy (money,luggage ect)and they all do their business mutually and they are partners in profit and loss.These days it is a custom that people do busness or trade with cooperation.Groups have their share which are either tow or more according to their right.Some time one group has more money in investment and second one have comparatively less money or either a person takes part in trade which starts beforehand in this way different people will have their share and this right is searched a according to Islamic Fiqh that this business and mutual partnership is right or not and how many groups will have as much share?Imam Ahmad Raza has described problems of partnership according to Fiqh Al Islimi.Other than share companies and share holders problem are also explained.

Keywords:Luggage,Share,Partnership,Investment.

مختلف شعبوں میں کاروبار کی مختلف شکلیں رائج ہیں۔ کاروبار سرمائے کی بنیاد پر ہوتاہے ایک تن تنہافرد کے پاس اتنی مقدار میں سرمایہ موجود ہو جس سے بآسانی کوئی کاروبار شروع کرلیا جائے ۔یعنی کوئی شخص اپنے سرمائے کی بنیاد پر اپنا ذاتی کاروبار کرسکتا ہے،اس میں کسی دوسرے کی مرضی کا دخل نہیں ہوگا۔نفع ونقصان بھی اس کا ذاتی ہوگا۔دوسری صورت
میں"مشترکہ کاروبار"کرنے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں:اولاً کاروبار بڑی نوعیت کا ہو جہاں چند افراد اپنے سرمائے سے کسی بڑے پراجیکٹ کوشروع کرلیں۔ثانیاً سرمایہ قلیل ہو اور چند افراد مل کرمشترکہ سرمائے سے چھوٹی نوعیت کاکاروبار کریں۔غرض کاروباروسیع نوعیت کا ہویامحدود،چند افراد مل کر کریں گے تو وہ شرکت کا معاہدہ کہلائے گا۔

*ایم فل اسلامیات بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان ،لیکچرار،اسلامیات دانش سکول بوائز چشتیاں

**ایم فل اسلامیات جی سی یونیورسٹی فیصل آباد،لیکچرار،اسلامیات دانش سکول بوائز چشتیاں

***ایم فل اسلامیات این سی بی ای ملتان

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

شرکت کا مفہوم:

عربی زبان کا لفظ'شرکۃ'کامادہ ش-ر-ک ہے-جواپنی مختلف صورتوں کے ساتھ مختلف ملتے جلتے معنیٰ میں استعمال ہوتاہے جیسا کہ شرک(شریک بنانا یا کسی کو اپنےکام میں شریک کرنا)۔علامہ جرجانی نے شرکت کی تعریف یوں کی ہے:

الشرکۃ ھی اختلاط النصیبین فصاعدابحیث لایتمیزثم اطلق اسم الشرکۃعلی العقد وان لم یوجداختلاط النصیبین ۔دویا زیادہ حصوں کا باہم اس طرح مخلوط ہوجانا کہ اس میں تمیز نہ ہو پھراس کا اطلاق ایک عقد پر ہونے لگا بشرطیکہ اس میں دو حصے مخلوط نہ پائیں جائیں-[1]

صاحب منجد شرکت کی تعریف یوں کرتے ہیں:الشرکۃ اختلاط النصیبین فصاعدابحیث لا یتمیز الواحد عن الآخر،وتطلق علی العقد وان لم یوجد الاختلاط المزکور۔ شرکت دویا زیادہ حصوں کا باہم اس طرح مخلوط ہوجانا کہ اس میں تمیز نہ ہو ایک کی دوسرے سےپھراس کا اطلاق ایک عقد پر ہونے لگا بشرطیکہ اس میں دو حصے مخلوط نہ پائیں جائیں ۔[2]

شراکت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بھی چیز ایک سے زائد آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو،ان میں سے

ہرایک اس کے چھوٹے چھوٹے حصےمیں بھی حق ملکیت رکھتا ہو۔علماء وفقہاء شرکت سے کوئی بھی مشترکہ ملکیت مراد لیتے ہیں۔مثلاً وراثت،ہبہ اس قسم کی ملکیت یاجائداد کا کوئی حصے دار دوسرے حصے داروں کی منظوری ہی سے اپنے حصے سے متعلق کوئی کاروائی کرسکتاہے۔

شرکت کی دوسری قسم وہ ادارہ یا کمپنی ہے جس کی بنیاد باہمی معاہدے یعنی عرض وقبول پر ہو۔[3]

ان سب تعریفوں کوسامنے رکھ کر شرکت کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے:دوافرادمل کر یا افراد کی ایک جماعت کا کسی کاروبار میں متعین سرمایوں کے ساتھ ایسا معاہدہ کرنا کہ سب مل کرکاروبار کریں گے اور کاروبار میں جو بھی نفع ونقصان ہوگا اس میں متعین نسبتوں کیساتھ شریک ہوتے ہیں۔

جواز شرکت قرآن پاک کی روشنی میں:

قرآن پاک سے بھی شرکت کا ثبوت ملتاہے۔ارشاد ربانی ہے:ان تخالطوھم فاخوانکم۔[4]

اور اگرانہیں نفقہ وکاروبار میں اپنے ساتھ ملالو تو وہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔

فان کانوا اکثر من ذلک فھم شرکاء فی الثلث۔[5]

1۔ جرجانی،سید شریف بن علی،التعریفات،مکتبہ خیریۃ ،مصر،1306،ص55

2۔ الیسوعی ،لویس معلوف ،دارالعلم،قم ایران ،2003،ص384

3۔ اردودائرہ معارف اسلامیہ،پنجاب یونیورسٹی،لاہور،ج11،ص700

4۔- البقرہ:220

5۔ النساء:12

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

اور اگر وہ بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے۔

وان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین آمنوا وعملو االصالحات وقلیل ماھم۔[6]

اور بے شک اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

فابعثوا احدکم بورقکم ھذہ الی المدینۃ فلینظر ایھا ازکی طعاما فلیاتیکم برزق منہ ولیتلطف ولا یشعرن بکم احدا۔[7]

تم اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا یہ سکہ دے کر شہر بھیجو پھر وہ دیکھے کہ کونسا کھانا زیادہ حلال اور پاکیزہ ہے تواس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لے آئے اوراسے چاہیے کہ آنے جانے اور خریدنے میں آہستگی اور نرمی سے کام لے اور کسی شخص کو بھی تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

واجعل لی وزیر من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشکہ فی امری۔[8]

اور میرے گھر والوں میں سے میراایک وزیر بنادے وہ میرا بھائی ہارون علیہ السلام ہو اس سے میری کمر ہمت مضبوط فرمادے اور اسے میرے کار رسالت میں شریک فرمادے۔

ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون سلماً لرجلٍ ھل یستویان مثلاً الحمد للہ بل اکثرھم لایعلمون۔[9]

اللہ تعالی نے ایک مثال بیان فرمائی ایسے غلام شخص کی جس کی ملکیت میں کئی ایسے لوگ شریک ہوں جو بد اخلاق بھی ہوں اور باہم حالات کے لحاظ سے یکساں ہوسکتے ہیں ؟ہرگز نہیں ساری تعریفیں خدا تعالیٰ کے لیے ہیں،بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (حقیقت توحیدکو)نہیں جانتے۔

واعلموا انما غنمتم من شیئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم باللہ ومانزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان واللہ علی کل شیئ قدیر۔[10]

اور جان لوکہ جو کچھ مال غنیمت تم نے پایا ہوتواس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول اللہ کے لیے اور رسول کے قرابت داروں کے لیے ہے اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے اگر تم خدا پر اوراس وحی پر ایمان لائے ہوجو ہم نے اپنے (برگزیدہ)بندے پر حق وباطل کے درمیان فیصلے کے دن نازل فرمائی۔وہ دن جب میدان بدر میں مومنوں اور کافروں کے دونوں لشکرباہم مقابل ہوتےتھے ،اور اللہ ہرچیز پو قادر ہے۔

شرکت کا جواز احادیث کی روشنی میں:

---

6. ص:24/38
7. الکھف:19/18
8. طٰہٰ،22/29/20
9. الزمر،39:29
10. الانفال،41

Al-Adwā ا لاضو ا ء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

شرکت کی مشروعیت احادیث سے بھی ثابت ہے۔صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت سلمہ بن اکوع نے کہاایک دفعہ لوگوں پر فاقے کی نوبت آگئی اور قوم کے توشے ختم ہوگئے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت مانگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ اونٹوں کے بعد زندہ کیسے رہوگے؟پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔آپ کی بات سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:منادی کرادو کہ سب لوگ اپنے بچے ہوئے توشے لائیں۔اس کے لیے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایاگیا۔لوگوں نے اس پر لاکررکھ دیے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔پھر اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ سب کو بلایا۔سب لوگوں نے برتن بھرلیے۔اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سواکوئی عبادت کے لائق نہیں۔[11]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جب غزوے میں محتاج ہوجاتے تھے،مدینہ میں ان کے عیال کا غلہ ختم ہوجاتاتوجوکچھ بھی لوگوں کے پاس بچاہوتا سب کوایک چمڑے میں اکٹھا کرتے پھر ایک برتن سے برابر تقسیم کرلیتے۔[12]

"صحیح بخاری"میں ہے کہ اگر ایک شخص ایک چیز کادام طے کرے تو دوسراآنکھ سے اشارہ کرے۔توحضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق یہ اس کا شریک ہے۔[13]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتاہےمیں دوشریکوں میں(شریک ہوں)جب تک کہ ایک دوسرے سے خیانت نہیں کرتا۔جب ایک دوسرے سے خیانت کرتا ہے تو میں درمیان سے نکل جاتاہوں۔[14]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ساجھی داروں کے ساتھ رہتاہے جب تک کوئی دوسرے سے خیانت نہ کرے لیکن اگر وہ خیانت کرے گا تووہ ہاتھ ان سے اٹھ جائے گا۔[15]

---

11 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص140
12 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص140
13 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص140
14 ۔ ابوداؤد،سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد ،داراحیاء التراث العربی،لبنان1421 ،ج،3،ص 350
15 ۔الحاکم،ابوعبداللہ محمدبن عبداللہ نیشاپوری ،المستدرک014 2،ج2،ص60

ا لاضـو ا ء AL-ADWĀ
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہوتو اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ اپنے شریک سے پوچھ نہ لے۔[16]

حضرت سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہواتولوگ میری تعریف کررہے تھے اور میرا ذکر ہورہاتھا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انہیں تمہاری نسبت زیادہ جانتاہوں۔حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بمنزلہ میرے ماں باپ کے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا:آپ زمانہ جاہلیت میں میرے ساجھی اور (کاروبار کاروبارشریک)تھے اور کیا ہی اچھے ساجھی تھے کہ آپ نے کبھی لڑائی جھگڑانہیں کیاتھا۔[17]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصارنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے درمیان اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم کر دیجئیے۔آپ نے فرمایا"نہیں"۔انصار نے مہاجرین سے کہا کہ تم محنت کرو اور ہم صرف پھل میں تمہارے ساتھ شریک ہوں گے۔مہاجرین کہنے لگے دل وجان سے راضی ہیں۔[18]

عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایاہے۔ان کی والدہ زینب بنت حمیدہ انہیں لیکر رسول پاک کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور عرض کیاکہ اس سے بیعت لیجیے یارسول اللہ تو حضور نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے۔حضور نے ان کے سرپرہاتھ پھیرااور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔چناچہ ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے شرکت کا جواز ثابت ہے۔

شرکت کی اقسام:

علماء وفقہاء نے شرکت کو دواقسام میں تقسیم کیا ہے: شرکت ملک اور شرکت عقود۔

شرکت ملک:

شرکت ملک کی تعریف میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ چند آدمی کسی ایک شے کے مالک ہوں اور ان میں باہم عقد شرکت طے نہ ہواہو۔شرکت کی دواقسام ہیں:

(1)جبری
(2)اختیاری

---

16 ۔ نسائی،ابوعبدالرحمان بن احمدشعیب ،سنن نسائی ،دار الکتب العلمیۃ،لبنان ،1426،ج2،ص302

17 ۔ ابوداؤد،سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد ،داراحیاء التراث العربی،لبنان1421 ،ج3،ص 350

18 ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج1،ص312

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

جبری یہ ہے کہ شرکاء کے مالوں میں ان کے قصد واختیار کے بغیر ایسا خلط ملط ہوجاہے کہ ایک کی چیز دوسرے سے ممتازنہ ہوسکے،جیسے میراث،یااگر امتیاز ہوبھی سکے تو نہایت دقت ودشواری سے۔

(2)اختیاری

اختیاری یہ ہے کہ چند شرکاء کے فعل واختیار سے شرکت ہوئی،مثلا یہ نیت کرکے چند آدمیوں نے کوئی شے خریدی یا ان کو کسی نے ہبہ یا صدقہ کیا ہواور انہوں نے قبول کیا یاایک نے قصداً اپنی چیز دوسرے کی چیز میں اس طرح ملادی کہ دونوں میں فرق کرنا ممکن نہ رہاہو۔[19]

شرکت ملک میں کوئی بھی چیز دویادو سے زیادہ اشخاص کے درمیان خریداہوامال،ہبہ،وصیت،وراثت کے ذریعے ملکیت میں آجائے اور مال اس طرح سے مل جائیں کہ ان میں تفریق اور امتیاز کرنا ممکن نہ رہے۔

شرکت عقد:

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:العقد کے معنیٰ کسی شے کے اطراف کو جمع کردینے یعنی گرہ باندھنے کے ہیں جیسے کہ رسی کو گرہ باندھنا۔علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:شرکت عقد دوشریکوں کے درمیان اصل سرمائے اور منافع میں شرکت کا معاملہ کرنے کانام ہے۔شرکت عقد دومالوں کے ایک یا ایک سے زیادہ شرکاء کے درمیان اس معاہدے کانام ہے کہ وہ دونوں کے مشترک مال سے تجارت کریں گے یااس معاہدے کا وہ دونوں مل کر کوئی کام کریں گے اور نفع ونقصان میں برابر شریک ہوں اور دوسرا شخص قبول کرلے اس عقد میں نفع میں کمی نہیں کے ساتھ معاملہ بھی ہوسکتا ہے لیکن نقصان راس المال کے مطابق تقسیم ہوتاہے۔[20]

شرکت عقد کی چند قسمیں ہیں:شرکت بالعمل،شرکت وجوہ۔پھر ہرایک کی دو اقسام ہیں:

(1)شرکت مفاوضہ

(2)شرکت عنان

شرکت بالعمل:

شرکت بالعمل یہ ہے کہ دوکاریگر لوگوں کے پاس سے کام لائیں محنت مزدوری کریں،شرکت میں کام کریں اور جو مزدوری ملے اسے آپس میں بانٹ لیں،اس قسم کی شرکت میں لازمی نہیں کہ دونوں کاریگرایک ہی کام کے ماہر ہوں،بلکہ دو مختلف کاموں کے کاریگر بھی باہم شرکت کرسکتے ہیں۔اس شرکت کو شرکت بالابدان اور شرکت تقبل وشرکت صنائع بھی کہتے ہیں۔

شرکت وجوہ:

---

[19] ۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص340

[20] ۔ نظام الدین،ملاں،الفتاوی الھندیۃ،کتاب الشرکۃ،دار الفکر بیروت،1411،ج،2،ص301

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

شرکت وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال کے عقد کریں کہ اپنی وجاہت اور قابلیت کی بناپر دکانداروں سے مال لائیں گے اور مال بیچ کر ان کے دام دیں گے اور جو کچھ بھی بچے گا وہ دونوں آپس میں بانٹ لیں گے۔

شرکت مفاوضہ:

دویادوسے زیادہ اشخاص مل کر کاروبار کریں اور یہ معاہدہ کریں کہ دونوں کا سرمایہ برابرہواورنفع میں بھی دونوں برابر شریک ہوں اورتصرف ودین میں بھی مساوات ہو اور دونوں میں سے ہرایک تمام ضروری کاموں مثلاً خرید وفروخت میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں۔شرکت عنان میں یہ شرط ہے کہ ہرایک ایسا ہوجودوسرے کو وکیل بناسکے۔

امام احمد رضا کی تحقیقات:

امام احمد رضا نے مشترکہ کاروبار سے متعلق امت مسلمہ کے لیے راہنمائی پیش کی ہے اور ان میں موجود قباحتوں،حرام وناجائز صورتوں کا رد کیا اور جوازکی مختلف صورتیں پیش کیں۔ان کی یہ کاوشیں یقیناً تحقیق کے میدان میں خصوصیت وانفرادیت کی حامل ہیں۔مشترکہ کاروبارکی صورتوں میں شرکت کا طریقہ صدیوں سے رائج ہے اس کے علاوہ اور ایک صورت مضاربت کی ہے۔شراکت ومضاربت کے معاملات جس طرح ماضی میں رائج تھے اسی طرح عصر حاضرمیں بھی رائج ہیں۔عام طورپرشرکت اور مضاربت کے درست مفہوم نہ ہونےسے غلط فہمی پیدا ہوجاتی ہے۔شرکت ومضاربت بلاشبہ مشترکہ کاروبار کی شکلیں ہیں مگر دونوں ہی اپنی اپنی نوعیت،شرائط،اقسام اور کاروبار کے اعتبار سے مختلف ہیں۔اسی طرح عاریت،امانت،ہبہ کے معاملات الگ الگ ہیں۔ایک عقد کا حکم یاشرط،دوسرے عقد پرلاگونہیں ہوتاہرایک،دوسرے سے مختلف وجداگانہ ہے اور شرعاً الگ الگ شرائط ہیں جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔بصورت دیگر معمولی سی نافہمی کی وجہ سے عقد حرام وناجائز ہوجاتاہے۔

امام احمد رضا نے اپنے دور میں اسی غلط فہمی کو دور کرنے کی بھر پور کوشش کی اور مختلف کاروبار اور معاملات سے متعلق تحقیقات کواس انداز سے واضح کیا کہ ان میں کسی قسم کا شبہ وگنجائش باقی نہ رہے۔اس کا اندازہ آپ کی نادر تحقیقاتسے ہوتاہے۔آپ نے نہ صرف حرام وناجائز صورتوں کا ازالہ کیا بلکہ ساتھ ہی متبادل صورتیں بھی پیش کیں۔

امام احمدرضا شرکت کے اصول کو واضح انداز میں بیان کرتے ہیں کہ شرکت کے طور پر کیاجانے والاکاروباراس بات کا متقاضی ہے کہ شرکاء نفع ونقصان میں برابر کے شریک ہوں لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک شریک اپنے لیے نفع کی کوئی مقدار معین کرے تو شرکت نہیں ہوگی۔مثلاً اگر ایک سرمائے سے تجارت ہوئی اس میں سواور حصے دار شریک ہوئے۔ہرحصے دار کے لیے دس دس روپے بطور نفع کے مقرر ہوئے اور اسی سال ایک ہزار کا نفع ہوا تو یہ ہزار روپے محض سو حصے دار لیں گے اور باقی نہیں بلکہ ان تمام شرکاء کا جو اس کاروبارمیں شریک ہوئے۔دوسری صورت یہ ہوئی کہ اگر پانچ ہزار حصے ہوئے توان نصف دینے والوں کو پانچواں حصہ ملا اور ان دو چندوالوں کو چہار چند،یہ ظلم ہے۔بلکہ اصل اصول یہی ہے کہ سواشخاص نے تجارت کی اور نفع ہزار ہوتو سب شرکاء کے حصے دس دس ہی مقرر ہوں گے اور پانچ سوہوں تو سب پانچ پانچ کے حق دار ہوں گے اور نفع دوہزار کا ہو تو سب شرکاء کے مطابق بیس بیس مقرر ہوں گے۔اگر نفع

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

نہ ہوتو سب کو برابری کی سطح پر کچھ نہیں ملے گا۔ بلکہ نفع میں برابری کیساتھ نقصان میں بھی سب برابر کے حصے دار ہوں گے۔شریعت کا تقاضا یہی ہے اور شرکت کی یہی صحیح صورت ہے۔[21]

شرکت ملک سے متعلق مسائل کی وضاحت:

امام احمد رضا نے شرکت ملک سے متعلقہ مسائل کی وضاحت بھی بیان فرمائی،یعنی مشترکہ اراضی،وراثت میں جواشیاء مشترکہ ملکیت کی ہوتیں ہیں اور ورثاء کے مابین تقسیم نہیں ہوتیں۔ان کے بارے میں عموماً یہ رواج ہے کہ گھر کے سربراہ کے وفات پاجانے کے بعد ورثاءاپنے میں سے کسی ایک کو تمام اختیارات کا مالک بنادیتے ہیں۔وہ اپنی مرضی سے جائیداد میں تصرف کرتاہے۔امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ ایسی مشترکہ ملکیت کوجو ورثاء کے مابین بغیرتقسیم کے ہو،ایک وارث جو دوسرے تمام ورثاء کا وکیل ہوتاہے وہ اپنی مرضی سے جائیداد میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ اس کا تصرف کرنا دوسرے ورثاء کی اجازت پر منحصر ہوتاہے۔[22]

مزید برآں مشترکہ جائیداد میں کوئی شریک اپنے روپے سے تعمیر کروانا چاہے تو وہ دیگر ورثاء کی رضامندی سے کرواسکتاہے۔دوسری صورت میں اس شریک کی مدد کے طور پرکوئی دوسراوارث اس تعمیر میں اپناحصہ بھی لگادے۔اس وقت یہ تصریح ضروری ہے کہ آیا اس شریک نے یہ روپیہ بطور قرض دیا ہے یا تحفہ کے طورپر۔ظاہر ہے تحفہ کے طور دی گئی رقم واپس نہیں ہوسکتی البتہ قرض دیاہے تو وہ شریک اس دوسرے کو وہ قرض اداکرے گا۔[23]

امام احمد رضا اس بات کی وضاحت کرتے ہیں جوطریقہ عموماً رائج ہے کہ مورث کے وفات پاجانے کی صورت میں اس کے اموال اور مکانات ورثاء کے مابین تقسیم نہیں ہوتے بلکہ مشترکہ ہی شریک رہتے ہیں اور کچھ وارث باقی ورثاء کی رضامندی سے ان میں تصرف کرتے ہیں۔اصل میں یہ شرکت عقد نہیں ہے،بلکہ یہ شرکت ملک ہے۔[24]

امام احمدرضا نے شرکت ملک کی جوتعریف کی ہے وہ پچھلے صفحات میں گزرچکی ہے۔اس کے مطابق چند اشخاص کسی مشترکہ شے کے مالک ہوں اور ان میں شرکت کا عقد طے نہ ہواہو۔لہٰذایہ شرکت کا معاہدہ نہیں بلکہ ورثاء میں مشترک ہے یہ شرکت ملک ہے۔

شرکت اورشیئرزسے متعلق افکارامام احمدرضا کا عملی اطلاق:

---

[21] ۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج9،ص373

[22] ۔ ااحمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ج16،ص100

[23] ۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء، ج16،ص99

[24] ۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ص701

کاروبارمختلف شکلوں کا ہوسکتاہے:ایک انفرادی،دوسرا مشترکہ۔مشترکہ کاروبار میں دویادوسے زیادہ لوگ انوسٹ یعنی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔موجودہ دورمیں مشترکہ کاروبارکی ایک بڑی مثال جوائنٹ سٹاک کمپنی مشترکہ سرمائے کی کمپنی ہے۔یہ بڑی نوعیت کاکاروبار ہوتاہے جس میں ایک سے زائد لوگ اپنے روپیہ سے سرمایہ کاری کرتے ہیں۔مشترکہ سرمائے کی کمپنی عموماًافراد کی ایسی تنظیم کانام ہے جو سرمائے کی ایک مقرر ومنظور شدہ مقدار کو حصص یعنی شیئرز کی صورت میں عوام کے ہاتھوں فروخت کرتی ہے۔عموماً ان کی قیمت کم رکھی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ یہ حصص خرید سکیں۔ان لوگوں کویہ حصص بیچنے کا مکمل اختیار ہوتاہے۔

کمپنی شیئرز کی اقسام:

کمپنی شیئرز دوطرح کے ہوتے ہیں۔

(1)ترجیحی حصے

(2)عام حصے

ترجیحی حصص والے شیئر ہولڈر یعنی سرمایہ کار صرف نفع میں شریک ہوتے ہیں نقصان سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ان کو ان کی رقم پر ایک مقررہ شرح کے مطابق نفع ملتاہے۔کمپنی ختم ہونے کی صورت میں ترجیحی حصص والوں کو ان کی اصل رقم یا دستیاب اثاثوں سے متناسب رقم مل جا تی ہے۔عام حصص کے شیئر ہولڈرز اپنے حصے کے تناسب کے لحاظ سے نفع ونقصان دونوں میں شریک ہوتے ہیں۔نفع ہونے کی صورت میں ان کو تب ہی نفع ادا کیاجاتاہے جب کمپنی کاکاروبار نفع میں چل رہاہو۔[25]

اسٹاک ایکس چینج پرمندرجہ کمپنیز کے عام حصص باآسانی خریدے اور فروخت کیے جاسکتے ہیں۔پاکستان میں منظور شدہ کمپنیوں اور دیگر تمام معاملات کمپنیزآڈرینس1984ء کے ماتحت ہیں جس کی پاسداری سکیوریٹیز اینڈایکس چینج کمیشن یقینی بناتاہے۔کمپنی کے علاوہ پاکستان میں جتنے بھی منظورشدہ کاروبار شراکت کی بنیاد پر طے پاتے ہیں،ان کی نگرانی قانون شرکت مجریہ1932ء کے تحت ہوتی ہے۔[26]

شیئرزاور شرکت کی تفہیم:

شیئرز کے کاروبار کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کمپنی جن طریقوں کی بنیاد پرکاروبار کرتی ہے وہ فقہاء کے نزدیک عقد شرکت کے عین مطابق نہیں ہیں،جیسے ترجیحی حصص اور عام حصص دونوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ یہ دونوں کاروباری صورتیں شرعی اعتبار سے درست نہیں۔شرکت کی تعریف میں یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ کاروبار اس نوعیت کا ہے اس میں امام احمدرضاکے دورمیں چونکہ معاشیات سے متعلق نئیں مباحث منظرعام پر آرہی تھیں لہذا"العطایہ النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ"میں ان سے متعلق سوالات کی کثیر تعداد موجود ہے جن کا حل مولانا امام احمدرضانے پیش کیا۔انہی میں سے ایک مسئلہ مشترکہ سرمائے کی کمپنی سے متعلق ہے۔آپ سے اس کاروبار سے متعلق شرعی فیصلہ جاننے کے لیے رجوع کیاگیا جودرج ذیل

---

25 ۔ نظام الدین ،مفتی،شیئرزکاکاروبار،رومی پبلیکیشنز،لاہور،ص36،س،ن

26 ۔ قانون شراکت داری،مجریہ1932ء(انگریزی)،پینی والابک ڈپو،کراچی،س ن

ہے:موجودہ دورمیں ٹراموے وریلوے کمپنی اورکارخانہ کے حصص(شیئرز)خریدے جاتے ہیں۔اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک کمپنی ٹراموے،ریلوے یاکارخانہ پارچہ بانی یا آہن سازی یاکسی اور تجارت کے لیے قائم کی جاتی ہے۔اس کمپنی کا سرمایہ مقرر کرکے اس کے حصص فروخت کیے جاتے ہیں اور اس کے کارکنان بھی تنخواہ دارمقرر کیے جاتے ہیں یا حسب منصب کام کرتے ہیں اور ششماہی یاسالانہ اس کے نفع ونقصان کا حساب شائع کرتے ہیں اور نفع بھی حصہ تقسیم کرتے ہیں اور کچھ روپیہ نفع میں شامل کرکے حصہ داروں کو تقسیم کیاجاتاہے۔ضرورت کے وقت سودی روپیہ لیابھی جاتاہے اور اس کا سود اصل رقم یانفع میں دیاجاتاہے۔ان حصص کی قیمت کمپنی کے نفع ونقصان کے اعتبارسے گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔حسہ داران تو اپنے حصہ کو اسی بھاؤ سے فروخت کرتے ہیں لیکن فروخت کی یہ صورت ہوتی ہے کہ دلال بائع سے یہ کہتاہے کہ آج یہ بھاؤہے پھراگربائع سے فروخت کرناہوتاہے تودلال کو یہ کہتاہے کہ بیچ دو تووہ کسی کو بیچ دیتاہے۔
یہاں مشتری کسی چیز پرقبضہ نہیں کرتا بلکہ صرف کمپنی والوں سے دلال،بائع کے نام لکھوادیتاہے۔یہاں قابل غوریہ امربھی ہے کہ اگرمشتری کمپنی والوں سے اپنے حصص کے عوض کمپنی کے اسباب تجارت میں سے کوئی شے طلب کرے تووہ شے اسے نہیں دیتے اور نہ اسے اس کے دام واپس کرتے ہیں۔البتہ وہ جس وقت حصہ فروخت کرنا چاہے توبازاری بھاؤ سے اسی وقت مزکورہ بالا طریق سے فروخت کرسکتاہے اوراسی وقت روپیہ بھی مل جاتاہے۔دریافت طلب امریہ ہے کہ یہ حصص خریدنے عندالشرع جائزہیں یانہیں؟اگرجائزہیں تو یہ کس بیع میں داخل ہیں؟اوراس میں زکوۃ حصص کی قیمت پرلازم آئیگی؟[27]
امام احمدرضا علیہ الرحمہ جواب دیتے ہیں:ظاہرہے کہ حصہ روپوں کوبیچا جائے گا جتنے کا حصہ ہے۔کم،زائدکوبیچا گیا توربوٰااورحرام قطعی ہے اوراگر مساوی ہی کو بیچا گیا توصرف سے جس میں قابض بدلین نہ ہوایوں حرام ہے۔پھرحصہ داروں کو جومنافع کا سود دیاجاتاہے وہ بھی حرام ہے۔غرض یہ معاملہ حرام درحرام،محض حرام ہے۔حصص کی قیمت شرعاً کوئی چیزنہیں بلکہ اصل روپے جتنے اس کے کمپنی میں جمع ہیں یامال میں اس کا جتنا حصہ ہے یامنفعت جائزہ،وغیرہ،میں اس کا جتنا حصہ ہے اس پرزکوٰۃ لازم آئیگی۔[28]
امام صاحب علیہ الرحمہ کے اس جواب سے شیئرزکے کاروبار کی شرعی حیثیت واضح ہوتی ہے۔

مشترکہ زمین کا اجارہ:

بعض اوقات زمین چند لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہوتی ہےاور ان میں سے ایک نمبردارزمین کی دیکھ بھال اور کرایہ وصول کرتاہے۔اگرسب لوگوں کی مشترکہ رائے سے

---

[27] ۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج 17،ص373،ص361

[28] ۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج 17،ص362

AL-ADWĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

نمبردار ایک شخص کوزمین کرائے پردے دیتاہے اور کرایہ دارنوماہ بعد کہتاہے کہ میں نے زمین خالی کردی ہے لہذاسال کے باقی تین ماہ کا کرایہ مجھ سے وصول نہ کیاجائے۔اس صورت میں اس شخص پر تین ماہ کا واجب ہے۔اگرنمبردارکواس سے شریکوں کی طرف سے کرایہ چھوڑنے کی اجازت نہ دی گئی ہو،وہ خود اپنی مرضی سے کرایہ چھوڑدے تواس صورت میں اپنے شریکوں کے حصے کا غاصب ہوا۔اس صورت میں اس پرلازم ہے کہ اپنے شریکوں کا حصہ ان کواداکرے۔اسی طرح ایسی مشترکہ جائداد جوابھی اس کے ورثاء میں تقسیم نہیں ہوئی،اس میں سے ایک کھیت کوکرائے پردیاگیا۔اگرسب ورثاء کی اجازت سے کھیت یااراضی کوکرائے پردیاتوسب ورثاء اس کے خرچ کے حق دار ہوں گے۔اگرکسی ایک نے دوسرے ورثاء کی اجازت کے بغیراراضی کوکرائے پردے دیا تواس شخص پرلازم ہے کہ دوسرے ورثاء کواس خرچ میں حصہ دے،اپنے صرف میں لاناحرام ہے۔[29]

مصادرومراجع

1-جرجانی،سید شریف بن علی،التعریفات،مکتبہ خیریۃ ،مصر،1306،ص55
2-الیسوعی ،لویس معلوف ،دارالعلم،قم ایران ،2003،ص384
3-اردودائرہ معارف اسلامیہ،پنجاب یونیورسٹی،لاہور،ج11،ص700
4- البقرہ:220
5- النساء:12
6- ص:24/38
7- الکہف:19/18
8- طٰہٰ،22/29/20
9- الزمر،39:29
10- الانفال،41
11-بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص140
12- بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص140
13- بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج،2،ص340
14-ابوداؤد،سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد ،داراحیاء التراث العربی،لبنان1421 ،ج،3،ص 350
15- الحاکم،ابوعبداللہ محمدبن عبداللہ نیشاپوری ،المستدرک2 014،ج2،ص60

[29] احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ج19،ص492

AL-ADWĀ ا لاضو ا ء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 35, Issue, 53, 2020
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

16۔نسائی،ابوعبدالرحمان بن احمدشعیب ،سنن نسائی ،دار الکتب العلمیۃ،لبنان ،1426،ج2،ص302
17۔ ابوداؤد،سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد ،داراحیاء التراث العربی،لبنان1421 ،ج3،ص 350
18۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج1،ص312
19۔ بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب الشرک،دارالکتب العلمیۃ لبنان،1419،ج2،ص340
20۔نظام الدین،ملاں،الفتاوی الھندیۃ،کتاب الشرکۃ،دار الفکر بیروت،1411،ج2،ص301
21۔احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج9،ص373
22۔احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ج16،ص100
23۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء، ج16،ص99
24۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ص701
25۔نظام الدین ،مفتی،شیئرزکاکاروبار،رومی پبلیکیشنز،لاہور،ص36،س،ن
26۔قانون شراکت داری،مجریہ1932ء(انگریزی)،پینی والابک ڈپو،کراچی،س ن
27۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج 17،ص373،ص361
28۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء،ج 17،ص362
29۔ احمدرضا،امام العطایہ النبویہ فی الفتاوی الرضویہ(مع تخریج وترجمہ)،رضافاؤنڈیشن،لاہور،1999ء ،ج19،ص492